# پارہ 7 واذاسمعوا کے نمایاں مباحث

- ساتویں پارے میں سورۃ المائدۃ میں دئے گئے احکامات شریعت بیان کیے جارہے ہیں
- مسلمانوں کے شدید ترین دشمن مشرکین اور یہود۔ نصاریٰ میں اس وقت تک خداپرست عالم اور رہبان موجود تھے جن میں ویسا تکبر اور ہٹ دھرمی نہیں تھی۔ قرآن کی آیات کی تلاوت سن کر ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں وہ ایمان لے آتے ہیں اور اپنا نام شہادت دینے والوں میں لکھوادیتے ہیں۔ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ
- حلال اور طیب چیزوں کو حرام ٹھہرانے کی ممانعت۔ (اس بات کا اختیار اسلام میں کسی کو نہیں، حرام وحلال کا اختیار صرف اللہ کے پاس)
- 4 چیزوں کی قطعی حرمت کا حکم - 1- شراب، 2- جوا 3- پانسے: فال گیری یا قرعہ اندازی جو توہمات اور مشرکانہ عقائد پر مبنی ہو 4- ازلام: آستانے جہاں غیر اللہ کی نذریں چڑھائی جاتی ہیں- شراب کی حرمت کے تدریجی احکام اس سے پہلے سورۃ البقرۃ ( 219) اور النساء (43) میں آچکے
- قسمیں توڑنے پر کفارہ۔ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا/ کپڑے پہنانا یا ایک غلام آزاد کرنا یا 3 روزے رکھنا
- مشرکین کو سرزنش۔ مختلف جانوروں کو متبرک قرار دے کر آستانوں اور دیوی دیوتاوں کے لئے وقف کر کے انھیں حرام سمجھنا (مسلمان یہی کام آستانوں اور مزاروں کے لیے کرتے ہیں)۔ بحیرہ-سائبہ-وصیلہ۔ اس خود ساختہ حلال وحرام پر گرفت۔ آباؤاجداد کی اندھی تقلید کے بجائے اس دینِ حق کو تسلیم کرو اور اس کے دئے گئے نورِ ہدایت کی روشنی میں اپنی زندگی بسر کرو
- وصیت (will) کے احکام۔ متعلقہ قانونِ شہادت کا ذکر۔ (اس کا مقصد بھی حفاظتِ حقوق، تحفظِ مال اور عدلِ اجتماعی کا اجراء ہے)
- سورۃ المائدہ، عہد ومیثاق کی سورۃ۔ سورۃ کے آخر میں پھر اس شہادت کا ذکر جو رسولوں نے دینی ہے۔ یہ اللہ سے میثاق ہے (امت کا)، اس میثاق کی ذمہ داری دنیا اور آخرت دونوں میں رسولوں سے۔ مَاذَآ اُجِبْتُمْ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۱۰۹، تمام رسولوں سے ایک ایک کرکے شہادت لی جائے گی،
حضرت عیسیٰؑ کی گواہی کا الگ طور پر ذکر، وہ عیسائیوں کے غلط عقائد (تثلیث وغیرہ) سے اپنی برات کا اعلان کریں گے کہ انہوں نے ایسے عقائد کی کبھی تعلیم نہیں دی
- عیسیٰ علیہ السلام کے پانچ معجزوں کا ذکر۔ باذن اللہ کی گردان معجزوں کے ذکر میں۔ حواریوں کی زبان سے ان کے دین کی وضاحت۔ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ
- کعبہ کو مرکز اسلام بنایا گیا ہے-ذریت ابراہیم کی تمام دینی، سیاسی اور معاشی شیرازہ بندی اسی گھر کی بدولت تھی اور بعثت نبوی کے بعد یہی گھر ہے جو تمام امت کا قبلہ اور مرکز ہے, اللہ کا یہ گھر امت مسلمہ کے لیے ایک مقناطیس کی حیثیت رکھتا ہے اور جسدِ امت میں اس کی حیثیت دل کی سی ہے۔
- رسولؐ کا فریضہ - ابلاغ دین ہے۔ کہ وہ لوگوں تک اللہ کے احکام پہنچادے اور خوب کھول کر سمجھادے اور وہ فرض انہوں نے بہ حسن وخوبی انجام دے دیا۔ اب اگر ان کی تعمیل میں کوئی شخص کوتاہی کرے گا تو اس کا خود ذمہ دار ہوگا
- سورت کے مضامین میں—آپ ﷺ پر نازل کردہ شریعت کے احکام۔ ان پر صدقِ دل سے ایمان لانا اور عمل کرنا۔ اسلامی شریعت عقود (معاہدوں) کی پابندی کا نام ہے ۔ عقیدے، عبادات، معاملات، معاشرت، اخلاقیات۔ اسلام کا فوجداری قانون کے مباحث ہیں، اسلام میں دوسرے ادیان کا پیوند لگانے کی کوئی گنجائش نہیں
- سُوْرَةُ الْاَنْعَام ۔ مکی سورت۔ الانعام کے معنی مویشی (Cattles)، اس کا جوڑا سورۃ الاعراف کے ساتھ جو طویل ترین مکی سورتوں میں سے ہے۔ ہجرت سے پہلے 13 نبوی کے آس پاس نازل ہوئی۔ خطاب کا رخ بنواسماعیل مشرکینِ عرب کی طرف -اس سورت میں 13 سال کی دعوت کا خلاصہ ہے۔ مشرکین کو آخری الٹی میٹم اور حتمی فردِ جرم (Final Charge Sheet)، مجموعی طور پر تہدید (سرزنش) اور تنبیہ کا رنگ نمایاں ہے
- توحید، آخرت اور رسالت پر ایمان کی دعوت دلائل کے ساتھ، شرک کا ابطال کیا گا، جاہلیت کی توہمات کی تردید اور چند اعلیٰ اخلاقی اصولوں کی تلقین
- دلائل میں۔ اللہ سبحانہ وتعالی کے احسانات اور ربوبیت کی نشانیوں کے دلائل یعنی اللہ کی نعمتوں کے حوالے سے تذکیر (التذکیر باآء اللہ) اور دعوت کی ایک عمدہ مثال
- آپ ﷺ کی دعوت پر اعتراضات کا جواب۔ ایک طویل جدوجہد اور دعوت بظاہر نتیجہ خیز نہ ہونے پر آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کو تسلی
- عرب میں آباد قوموں کی ہلاکت کا اجمالی ذکر۔ جنکا تفصیلی ذکر اگلی سورۃ الاعراف میں
- مشرکین مکہ پر اتمام حجت -اب جبکہ مشرکین، حق کو جھٹلا چکے ہیں ان پر اللہ کا عذاب آکر رہے گا، اس بات پر (بلادِ عرب کی) تاریخ سے استشہاد لایا گیا ہے
- توحید کا مضمون ۔ اس کے علاوہ کوئی پالنے والا نہیں۔ دعاوں کا سننے والا نہیں۔ کوئی ولی نہیں۔ کوئی نفع نقصان پہچانے والا نہیں۔ توحید ربوبیت۔ وہ ساری کائنات کی ضرورتیں پوری کرنے والا ہے، توحید علم۔ اسکا علم ہر شئے پر محیط ہے۔ وہ ہر شئے کا علم رکھتا ہے، توحید اختیار۔ قوموں کو ہلاک کرنا ۔ حجت تمام ہونے کے بعد یہ اسکا اختیار ہے۔ قوموں کو ہلاک کیا۔ ظالموں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا۔ عذاب اچانک نازل کرسکتا ہے۔ زلزلہ، سونامی۔ بارش۔ قوموں کو تمکن عطا کرتا ہے

- توحید حاکمیت۔ حکم صرف اللہ کا اختیار۔ ہر حکم صحیح، بہترین اور حکمت پہ مبنی۔ حلال و حرام کا اختیار اسی کو ہے، توحید تشریع۔ Law giver ہے شریعت کے احکام دینے کا اختیار صرف اسی کو ہے، توحید رحمت۔ قیامت کے روز جمع کرے گا۔ پھر اپنی رحمت کا مظاہرہ کرے گا ( كَتَبَ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ )، جو لوگ لاعلمی میں غلط کام کر بیٹھیں پھر اپنی اصلاح کر لیں تو اللہ مغفرت فرمائے گا
- اسلام کے عمومی غلبے کی پیشن گوئی کی گئی ہے۔ فرمائشی معجزوں کے بارے میں قانون الٰہی بتایا گیا (سب سے بڑا معجزہ قرآن نازل کر دیا گیا ہے۔ جو شخص حق کا طالب ہے اس کے لیے اس میں ہدایت موجود ہے، یہ حسی معجزے دیکھ کر بھی ایمان نہیں لائیں گے، آج تک کوئی قوم معجزہ دیکھ کر ایمان نہیں لائی)
- انبیاء و رسل اور ان کے متبعین کو اہم سبق و یاددہانی کہ دین کے راستے میں مشکلات و تکالیف ناگزیر ہیں، صبر اور استقامت، تبلیغ دین (اقامتِ دین) کا لازمی جزو
- عذابِ الٰہی کے تدریجی مراحل۔ اللہ تعالیٰ اچانک کسی قوم کو عذاب میں مبتلا نہیں کرتا، رسول کے انکار پر وہ قوموں پر مصائب و حوادث بھیجتا ہے تاکہ دلوں میں خدا خوفی، رقت اور حق کی طرف آمادگی پیدا ہو، اس کے بعد بھی وہ انکار پر اصرار کریں تو پھر ان پر اللہ کا عذاب آتا ہے
- قیامت کے روز رب سے ہونے والی ہونی شدنی ملاقات کو جھٹلانے والوں کا حسرتناک انجام، اخروی زندگی کا سب سے اہم وقوعہ اللہ کے حضور کھڑے ہو کر اس دنیا کی زندگی کا حساب کتاب دینا ہے (لوگ اپنے کفر و معصیت کے بوجھ اور اپنی زندگی بھر کی بداعمالیاں اپنی کمروں پر اٹھائے کھڑے ہوں گے رب کے حضور)
- توحید فطرتِ انسانی میں پیوست ہے، جب انسان پر کوئی بڑی آفت آ جاتی ہے یا موت اپنی بھیانک صورت کے ساتھ سامنے آ کھڑی ہوتی ہے تو غالی سے غالی دہریہ بھی اللہ ہی کو پکارتا ہے، چاہے زبان اور عمل سے وہ ساری عمر اس کا انکار کرتا رہا ہو
- عذاب کے مطالبے کا منطقی جواب۔ اگر خدا تم پر کوئی ارضی یا سماوی آفت (زلزلہ، طوفان، سیلاب ...) بھیج دے تو کوئی اس کا ہاتھ پکڑنے والا نہیں اور انسان کتنا قادر ہے اپنے آپ کو ان آفات سے بچا لینے کا، یا پھر وہ اگر کسی سے سماعت، بصارت یا سوچنے سمجھنے کی صلاحتیں سلب کر لے تو کون ہے جو ان کو لوٹائے
- قرآن کے ذریعے لوگوں کو خبردار کرنا آپ ﷺ کے فرائض میں سے، آپ ﷺ کو متعدد بار تاکید کہ آپ لوگوں کو اسی قرآن کے ذریعے انذار کرائیں (وَأَنذِرْ بِهِ الَّذِينَ يَخَافُونَ) اور فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَن يَخَافُ وَعِيدِ (ق: ۴۵)- بس آپ اِس قرآن کے ذریعہ سے ہر اُس شخص کو نصیحت کرو جو میری تنبیہ سے ڈرے
- دین کی اساسات میں سے کسی چیز پر کوئی سمجھوتہ نہیں۔ آپ ﷺ کو یہ حکم دیا گیا کی آپ اعلان کر دیں کہ کر مجھے اس بات کا پابند کر دیا گیا ہے کہ میں اپنے رب کے سوا کسی اور کی عبادت اور بندگی (جو پوری زندگی پہ محیط ہے) اختیار نہ کروں یعنی میری زندگی کا ہر لمحہ اور میرے رویے کا ہر پہلو اور میرے فیصلے کا ہر گوشہ اور میرے اختیارات کا ہر فیصلہ اللہ کی بندگی کے سائے میں ہو اور کہیں بھی اس کے اختیار، اس کی بڑائی اور عظمت اور اس کی حاکمیت سے تجاوز کرنے کا شائبہ بھی نہ پایا جائے
- بندگی کا تصور بھی یہاں پوجا پاٹ، تسلیمات، ڈنڈوت [Rituals] سے کہیں بڑھ کر ہے، بندگی سے مراد عبادت کا وہ تصور ہے جو زندگی کے تمام گوشوں پہ محیط ہے یعنی کوئی گوشۂ حیات اللہ کی ہدایت، اس کے احکام، اور اس کی دی ہو تعلیمات سے خالی نہ ہو۔ عبادت کا یہ تصور ایک اسلامی اور قرآنی تصور ہے
- آپ ﷺ کی رسالت، آپؐ پر اترا ہوا قرآنِ کریم، آپؐ کی دعوت — روشن دلیل اور حجت ہیں
- غیب کے خزانے فقط اللہ کے پاس ہیں، اللہ کا علم زمان و مکان کا ایک ایک ذرے پر محیط ہے (وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۚ)
- دین اور دینی شعائر کا مذاق اڑانے والوں کی ہم نشینی کی ممانعت (جہاں لوگ اللہ، اس کے رسولؐ، دین اسلام، اسلامی شعائر کا مذاق اڑائیں وہاں نہ بیٹھیں)
- انبیاء علیہ السلام کی تاریخ دعوتِ توحید۔ اس سلسلے میں ابراہیم علیہ السلام کی دعوتِ توحید کا ذکر تفصیل سے اور پھر اس حوالے سے 18 انبیاء علیہ السلام کا تذکرہ۔ ابراہیم علیہ السلام اور وہ سب انبیاء اللہ کے مبعوث کردہ تھے، ہدایت یافتہ تھے، صالح اور پاکباز تھے، اللہ کی طرف سے عائد فریضے کے تحت، لوگوں تک دعوت الی اللہ پہچانے پر مامور تھے، یہ رسولِ کریم ﷺ بھی اسی سلسلۂ ہدایت کی کڑی ہیں، وہی دعوت دے رہے ہیں جو سابقہ انبیاء السلام پہنچاتے رہے۔ یہ ایک یاددہانی ہے
- فطرت سلیمہ اللہ کی ذات کو پہچاننے میں دیر نہیں لگاتی۔ ابراہیمؑ کے سامنے آثار کائنات اور نشانیاں تھیں، انہوں نے ان کو آنکھیں کھول کر دیکھا، عالم ہستی میں توحید کو محسوس کیا اور اللہ کی کائنات میں پھیلے ان نشانات سے وہ حقیقت تک پہنچ گئے (کائنات پر غور و فکر اور تفکر کا یہ انداز اللہ کے نیک بندوں اور انبیاء کرام کا حصہ ہے)
- توحید کا زندہ جاوید کلمہ — (إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا ۖ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿٧٩﴾) یہ ملت ابراہیم اور اسلام کا وہ کلمہ جامعہ ہے، جس سے اسلام کے اساسی عقیدے، یعنی عقیدہ توحید کا اظہار ہوتا ہے)
- دنیا کی حقیقت بس کھیل تماشے سے زیادہ نہیں۔ مال، دولت، وقت، اسباب و ذرائع، صلاحیتیں سب بطور امانت دی گئی ہیں
- تصورِ نبوت اور جاہلی عقیدے کی تردید۔ لوگوں ےاس خیال کہ رسول کو تو بڑی شان و شوکت سے آنا چاہیے، اس کے ساتھ لاؤلشکر ہوں یا فرشتے ہوں، اس کے پاس زمین کے خزانے ہوں، غیب کا علم ہو۔ ان سب کی تردید کی گئی ہے